© rasailojaraid.com

نظرات

پچھلے دنوں جامع مسجد دہلی کے علاقے میں جو واقعات پیش آئے اور ان کے سلسلہ میں پولس نے جس بربریت و بہیمیت کا مظاہرہ کیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت اور اس پر اظہار افسوس کیا جائے کم ہے، آج کل جلسہ و جلوس، نعرہ بازی، پولس پر پتھراؤ روزمرہ کی چیزیں بن گئی ہیں لیکن یہ اندھیر تو کہیں بھی نہیں ہوتا کہ چند سو انسانوں کے مجمع پر اپنی حفاظت کے نام پر پولس بے تحاشا فائرنگ اس طرح شروع کردے کہ دس افراد (جن میں اکثر اٹھتی عمر کے نوجوان تھے) خاک و خون میں غلطاں ہو کر جاں بحق ہو جائیں، سترہ اٹھارہ برس کی ایک لڑکی اپنے گھر میں ہی گولی کا نشانہ بنے، دو یا تین آدمی آگ میں زندہ جل بھن کر بھسم کر دیے گئے ہوں، پچاسوں زخموں سے چور ہو گئے ہوں، متعدد دکانوں کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا گیا ہو اور کتنی ہی دکانوں کو کرفیو کی آڑ میں لوٹ لیا گیا ہو، پارلیمنٹ میں مخالف پارٹیوں نے اس معاملہ کو بہت زور شور سے اٹھایا اور پرجوش تقریریں کیں، لیکن اب تک گورنمنٹ نے ان واقعات کے لئے کوئی انکوائری کمیٹی بھی مقرر نہیں کی ہے، اور مظلوم و ستم رسیدہ انسانوں میں روپیہ تقسیم کر کے ان کے آنسو پونچھنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن عدل و انصاف کا تقاضا اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جب کہ مجرمین کو ان کے جرم کی سزا ملے، تاکہ ان بھیانک مظالم کا مظاہرہ یہاں وہاں پھر کبھی نہ ہو اور کارکنان حکومت ڈسپلن کے پابند رہیں۔

ساتھ ہی ہم کو مسلمانوں سے یہ کہنا ہے کہ زندگی کا یہ کیا ڈھنگ ہے کہ نہ اسلامی تعلیمات کا پاس اور لحاظ ہے، نہ اپنے اہم تعمیری مسائل کی فکر ہے، نہ دوست اور دشمن میں امتیاز ہے، نہ زبان پر قابو ہے اور نہ عمل اور کردار ڈسپلن کے پابند ہیں۔ نہ ماحول اور حالات گردوپیش کا کوئی احساس ہے، نہ جذبات عقل و ہوش کے تابع ہیں، نہ اپنی بے مائگی اور تہی دامنی کا ادراک ہے، بس جذبات میں [illegible]

© rasailojaraid.com